مولاؑ کے ساتھ روئے سب انصارِ باوفا | اہلِ حرم بھی کرنے لگے زاری و بکا
خیمہ میں لاتے جونؑ کا غل اسقدر ہوا | سجادؑ غش سے چونک اٹھے ہوش آگیا
سکتہ ہوا جو غم سے تو خاموش ہوگئے
بستر پر اپنے گر گئے بے ہوش ہوگئے

بچوں نے روتے دیکھا بڑوں کو جو ناگہاں | سب خورد و سال کرنے لگے شیون و فغاں
ماتم سے کم سنوں کے ہوا حشر کا سماں | بندہ نواز ایسے ہیں آقا بھلا کہاں
یوں رو رہے تھے سبطِ پیمبرؐ فدائی کو
جس طرح بھائی روئے کوئی اپنے بھائی کو

صد شکر اے ظہور ہوا طے یہ مرحلہ | لکھا گیا یہ جونؑ مجاہد کا مرثیہ
اب کر دعا خدا سے بڑھے تیرا مرتبہ | اللہ سب کو دے یہ غمِ جونؑ کا صلہ
جانے لگے جو جونِ حق آگاہ خلد میں
داخل ہوں سب شہید کے ہمراہ خلد میں

مرثیہ

رہبرِ منزلِ وحدت ہیں جناب قاسمؑ | مردِ میدانِ شجاعت ہیں جناب قاسمؑ
عازمِ گلشنِ جنت ہیں جناب قاسمؑ | طالبِ جامِ شہادت ہیں جناب قاسمؑ
فکر ہے اذنِ وغا سبطِ پیمبرؐ سے ملے
پیاس میں جا کے سبو ساقیٔ کوثر سے ملے

سر جھکائے ہوئے نزدِ شہِ انور آئے | بن کے تصویرِ ادب عجز کا پیکر آئے
شہ نے دریافت کیا کیوں مرے دلبر آئے | غم سے لب ہل نہ سکے قلب و جگر بھر آئے
رخ پہ تھی خاکِ عزا آنسوؤں سے دھونے لگے
دیکھ کر سبطِ پیمبرؐ کی طرف رونے لگے

شہ نے لپٹا لیا سینے سے کہا صبر کرو | کس لئے کرتے ہو زاری و بکا صبر کرو
کیوں رلاتے ہو ہمیں بہرِ خدا صبر کرو | تم کو دیں گے نہ کبھی اذنِ وغا صبر کرو
تم کو تو ولولہ ہے معرکہ آرائی کا
ہم کو تشویش ہے لٹ جائے نہ گھر بھائی کا

ام فروہؑ درِ خیمہ سے پکاریں رو کر | ہو گئے شہ پہ فدا حضرتِ زینبؑ کے پسر
چاہتی ہوں ابھی مرنے کو نہ جائیں بکر | پہلے فرمایئے قاسمؑ پہ عنایت کی نظر
آرزو ہے جو پسر شہ پہ فدا ہو جائے
بیوہ کی نذر بھی مقبولِ خدا ہو جائے

www.emarsiya.com

شہ نے فرمایا بجا آپ کا فرماں بھابی | سرِ شبیرؑ پہ کچھ کم نہیں احساں بھابی
کر دیا پیش پسر ہونے کو قرباں بھابی | میں اسے مرنے کو بھیجوں نہیں امکاں بھابی
دیکھ لیتا ہوں جو اس غنچہ دہن کی صورت
نظر آتی ہے مجھے بھائی حسنؑ کی صورت

کسی صورت نہ ملا اذن تو غیرت آئی | ماں کو ناکامیٔ فرزند پہ رقت آئی
دل میں قاسمؑ نے کہا اس نہ ساعت آئی | کی جو تدبیرِ قضا سامنے قسمت آئی
بیٹھ کر گوشے میں روئے کبھی خاموش ہوئے
دل کو صدمہ ہوا کچھ ایسا کہ بیہوش ہوئے

عالمِ غش میں نظر آئے جنابِ شبّرؑ | گود میں لے کے یہ فرمایا کہ اے جانِ پدر
تیری مشکل ہوئی آسان بس اب فکر نہ کر | ہم نے باندھا تھا جو تعویذ ترے بازو پر
دیکھ پڑھ کر اسے ہر درد کا درماں ہوگا
پورا ہو جائیگا جو کچھ ترا ارماں ہوگا

چونک کر غش سے جو تعویذ بعجلت کھولا | اس میں تحریرِ مضمونِ وصیت پایا
ہم تو جنت کی طرف جاتے ہیں قاسمؑ بیٹا | کبھی شبیرؑ پہ آ جائے اگر وقت بُرا
کسی منزل میں نہ عمو سے جدا ہونا تم
میرے بدلے مرے بھائیؑ پہ فدا ہونا تم

www.emarsiya.com

یہ بھی لکھا تھا حسنؑ نے مرے ماں جائے حسینؑ | میں تو کیا آج ہیں فردوس میں نانا بے چین
کانپ جاتے ہیں ملک کرتی ہیں جب والدہ بین | اذن قاسمؑ کو بھی دو بہرِ رسول الثقلین
مانگتا ہے اسے پروانۂ جنت دیدو
میرے فرزند کو مرنے کی اجازت دیدو

پڑھ کے تحریر کھلا غنچۂ قلبِ نوشاہ | جا کے شبیرؑ سے کی عرض کہ اے عرش پناہ
کس کی تحریر ہے پہچانئے شاہِ ذیجاہ | دیکھ کر خط کہا شبیرؑ نے اِنّا لِلّٰہ
یاد تھے پھر نئے انداز سے یاد آئے حسنؑ
خاک پر بیٹھ گئے شاہ کہا ہائے حسنؑ

وحشتِ غربت میں شہِ دیں کو وطن یاد آیا | کبھی نانا کی محبت کا چمن یاد آیا
باپ کا دور کبھی عہدِ حسنؑ یاد آیا | خونِ دل سے کبھی لبریز لگن یاد آیا
کہا قاسمؑ سے رو رو کے رلاؤ بیٹا
بھائی کے حکم سے مجبور ہیں جاؤ بیٹا

جاتے جاتے ذرا ماں سے بھی اجازت لے لو | ماں نے آواز دی میں خوش ہوں سدھارو جاؤ
منتظر باپ ہے جنت میں گلے جا کے لگو | پھر یہ دادی سے بصد عجز و ادب عرض کرو
خلد سے جلد سرِ دشتِ مصیبت آئیں
حشر کا روز ہے خاتونِ قیامت آئیں

آپ کا لال ہے طوفانِ مصائب میں گھرا | بی بیاں چاہتی ہیں نذر کریں سر اپنا
بس کسی کا نہیں چلتا ہے کریں بھی تو کیا | آپ تشریف جو لے آئیں بڑھے دل سب کا
کیجیے بہرِ خدا راہنمائی بن میں
لٹ نہ جائے کہیں بی بی کی کمائی بن میں

اپنے ہمراہ رسولِ دو سرا کو لائیں | بہرِ امداد علیؑ عقدہ کشا کو لائیں
حور و غلمان کو خاصانِ خدا کو لائیں | ہو سکے تو حسنِؑ سبز قبا کو لائیں
وہ بھی اس خادمہ کا جذبۂ نصرت دیکھیں
تھام کر قلب و جگر بیٹے کی میت دیکھیں

سن کے یہ ابنِ حسنؑ جانبِ جنگاہ چلا | ہو گیا خیمۂ شبیرؑ میں محشر برپا
اور سب رونے لگے ماں نے کیا شکرِ خدا | اے ظہور جگر افگار قلم روک اپنا
یہ بھی ہدیہ ترا مقبول ہوا کیا کہنا
مل گئی دورِ لعاصی کی دوا کیا کہنا

مرثیہ

مقصود ہے وصفِ گلِ گلزارِ شجاعت | صفین میں جب گرم تھا بازارِ شجاعت
تھے جمع بہت واقفِ اسرارِ شجاعت | ظاہر ہوا اک مطلعِ انوارِ شجاعت
چھوٹی تھی بہت عمر مگر شان بڑی تھی
مانندِ نقاب ایک جھلم رخ پہ پڑی تھی

میدان میں آتے ہی وہ جرار پکارا | اے شامیو آؤ ہو اگر جنگ کا یارا
لطف آئے مقابل ہو جو سردار تمہارا | بھیجو اسے جو روک سکے وار ہمارا
ہم طرۂ دستارِ شجاعانِ سلف ہیں
حاصل یہ شرف ہے اسدِ حق کے خلف ہیں

تھا شامیوں کی فوج میں مرحب سا پہلوان | سردار نے بلوا کے کہا جا سرِ میداں
اس طفل کا سر کاٹ ہنر کر کے نمایاں | سن کر یہ سخن آگ ہوا گبر بد ایماں
سردار سے کہنے لگا ہونٹوں کو چبا کر
لڑکے سے لڑاتا ہے مجھے کچھ تو حیا کر

ہیں ساتھ مرے سات پسر صفدر و جرار | کر لائیگا ان میں سے کوئی اسکو گرفتار
سردار پکارا مجھے کیا اس سے سروکار | تو چاہے جسے بھیج دے لڑنے کیلئے یار
شامی تو پسر بھیجا کیا ایک کے بعد ایک
اس طفل نے سر کاٹ لیا ایک کے بعد ایک

www.emarsiya.com